آؤ، خود دیکھ لو 34

کام مکمل ہو گیا ہے

المسیح کی موت

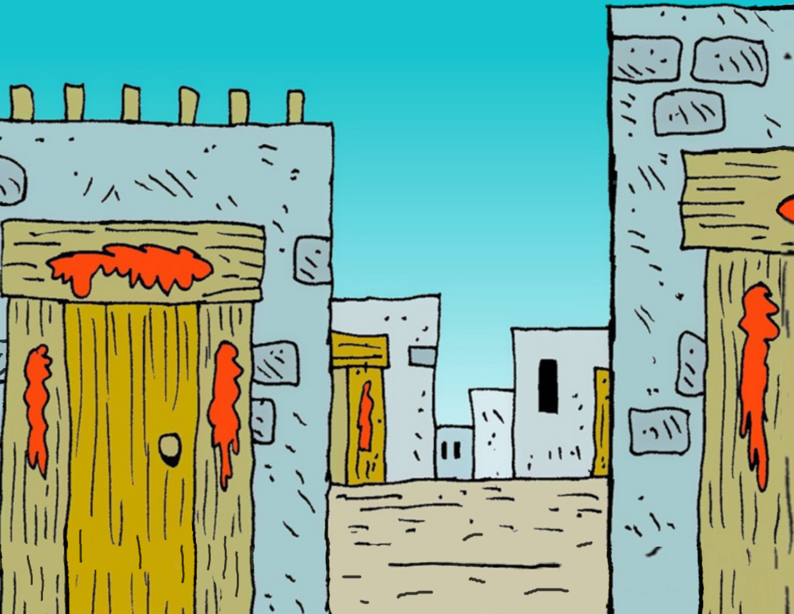

kām mukammal ho gayā hai. al-masīh kī maut

It Is Finished. The Death of Al-Masih

by Bakhtullah

[Ao, Khud Dekh Lo 34]

(Urdu—Persian script)

© 2024 www.chashmamedia.org

published and printed by
Good Word, New Delhi

The title cover is derived from R. Gunther
https://www.freebibleimages.org/illustrations/ls-passover/.

Bible quotations are from UGV.

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

فہرست

صلیب	1
یہودیوں کا بادشاہ	2
کپڑوں کی تقسیم	3
مریم کی فکر	4
پیاس	5
کام مکمّل ہو گیا ہے	8
چھیدا ہوا پہلو	9
یوحنا کی پکّی گواہی	11
مسیح نجات دینے والا لیلا ہے	14
مسیح پاک کرنے والا چشمہ ہے	16
دفن	17
انجیل، یوحنا 19:16b-42	20

صلیب

یہودی راہنماؤں کے اُکسانے پر رومی گورنر پیلاطس نے حکم دیا کہ عیسیٰ مسیح کو صلیب پر چڑھایا جائے۔ تب اُسے صلیب پکڑا دی گئی اور فوجی اُس کے ساتھ چل پڑے۔ دوسری اناجیل اِس کے گواہ ہیں کہ عیسیٰ مسیح کوڑوں کے باعث کافی کمزور ہو گیا تھا۔ راستے میں اُس کی طاقت جواب دے گئی۔ تب فوجیوں نے ایک گزرنے والے کو یہ لکڑی اُٹھا کر لے جانے پر مجبور کیا۔

چلتے چلتے وہ شہر سے نکل کر سزائے موت کی جگہ پر پہنچ گئے۔ جگہ کا نام کھوپڑی تھا۔ یہ شہر کی چاردیواری کے قریب ہی تھی جہاں سے لوگ تماشا دیکھ سکتے تھے۔ وہاں فوجیوں نے اُسے صلیب پر چڑھا دیا۔ اُس کے بائیں اور دائیں ہاتھ اُنہوں نے دو مجرموں کو مصلوب کیا۔

◄ مصلوب کرنے کا کیا طریقہ تھا؟

فوجی، ہاتھوں اور پاؤں میں بڑے کیل ٹھونک کر مجرم کو صلیب سے لٹکا دیتے تھے۔

یہودیوں کا بادشاہ

اِتنے میں پیلاطس نے ایک تختی بنوا کر اُسے عیسیٰ مسیح کی صلیب پر لگوا دیا۔ تختی پر لکھا تھا، 'عیسیٰ ناصری، یہودیوں کا بادشاہ۔' بہت سے یہودیوں نے یہ پڑھ لیا، کیونکہ یہ مقام شہر کے قریب تھا اور یہ بات اَرامی، لاطینی اور یونانی زبانوں میں لکھی تھی۔ یہ دیکھ کر راہنما اماموں نے اعتراض کیا، "'یہودیوں کا بادشاہ' نہ لکھیں بلکہ یہ کہ 'اِس آدمی نے یہودیوں کا بادشاہ ہونے کا دعویٰ کیا'۔"

پیلاطس نے جواب دیا، "جو کچھ مَیں نے لکھ دیا سو لکھ دیا۔"

◄ پیلاطس کیوں اڑا رہا؟

پیلاطس ظالم تھا، اور اُسے اُنہیں دِقت پہنچانے میں مزہ آتا تھا۔ لیکن ان جانے میں اُس نے اِس تختی سے ایک گہری حقیقت کا اعلان کیا۔

◄ اُس نے کس حقیقت کا اعلان کیا؟

یہ کہ عیسیٰ مسیح سچ مچ بادشاہ ہے۔ وہ اِس دُنیا میں آیا تاکہ پہلے یہودیوں اور پھر پوری دُنیا کا بادشاہ بنے۔

کپڑوں کی تقسیم

عیسیٰ مسیح کو صلیب پر چڑھانے کے بعد فوجیوں نے اُس کے کپڑے لے کر چار حصوں میں بانٹ لئے، ہر فوجی کے لئے ایک حصہ۔ یہ بھی ایک رومی رواج تھا۔ لیکن چوغہ بے جوڑ تھا۔ وہ اوپر سے لے کر نیچے تک بُنا ہوا ایک ہی ٹکڑے کا تھا۔ اِس لئے فوجیوں نے کہا، ”آؤ، اِسے پھاڑ کر تقسیم نہ کریں بلکہ اِس پر قرعہ ڈالیں۔“ یوں زبور کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی، ”اُنہوں نے آپس میں میرے کپڑے بانٹ لئے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالا۔“

◄ اِس پیش گوئی کا ذکر کہاں ہوا تھا؟

یہ پیش گوئی زبور 22:18 میں پائی جاتی ہے۔ یہ زبور المسیح کی تکلیف دہ موت کی پیش گوئی کرتا ہے۔

مریم کی فکر

کچھ عورتیں عیسیٰ مسیح کی صلیب کے قریب کھڑی تھیں—اُس کی ماں، اُس کی خالہ، کلوپاس کی بیوی مریم اور مریم مگدلینی۔ عیسیٰ مسیح نے اپنی ماں کو اُس شاگرد کے ساتھ کھڑے دیکھا جو اُسے پیارا تھا۔ اُس نے کہا، "اے خاتون، دیکھیں آپ کا بیٹا یہ ہے۔" اُس شاگرد سے اُس نے کہا، "دیکھ، تیری ماں یہ ہے۔" اُس وقت سے اُس شاگرد نے عیسیٰ مسیح کی ماں کو اپنے گھر رکھا۔

► یہ کونسا شاگرد تھا جو اُسے پیارا تھا؟

بے شک یہ یوحنا رسول تھا جس نے انجیل کا یہ بیان لکھا۔

► اُس نے اپنے نام کا ذکر کیوں نہیں کیا؟

ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ بھی یحییٰ پبتسمہ دینے والے کی سی سوچ رکھتا تھا جس نے فرمایا تھا کہ مسیح بڑھتا جائے جبکہ مَیں گھٹتا جاؤں (یوحنا 30:3)۔ وہ نام دام کمانے کے چکر میں نہیں آنا چاہتا تھا۔

► عیسیٰ مسیح نے مریم اور شاگرد سے یہ بات کیوں کی؟

موت کے روبرو بھی اُسے مریم کی فکر تھی۔ وہ چاہتا تھا کہ یہ شاگرد اُس کی دیکھ بھال کرے۔

پیاس

اِس کے بعد جب عیسیٰ مسیح نے جان لیا کہ میرا مشن تکمیل تک پہنچ چکا ہے تو اُس نے کہا، "مجھے پیاس لگی ہے۔" اِس سے بھی زبور کی ایک پیش گوئی پوری ہوئی۔

► **کونسی پیش گوئی پوری ہوئی؟**

ایک زبور میں لکھا ہے،

> اُنہوں نے میری خوراک میں کڑوا زہر ملایا، مجھے سرکہ پلایا جب پیاسا تھا۔ (زبور 69:21؛ بمقابلہ زبور 22:15)

► **یوحنا یہ بات کیوں بیان کرتا ہے؟**

پہلے، وہ کہنا چاہتا ہے کہ یہ پیش گوئی پوری ہوئی۔ لیکن اِس سے بڑھ کر وہ اِن تمام دُکھی باتوں سے اِس پر زور دینا چاہتا ہے کہ مسیح نے سچ مچ سخت دُکھ اُٹھایا۔ صلیبی موت کے کچھ سال بعد چند

ایک غلط اُستاد کہنے لگے تھے کہ ایسی عظیم ہستی دُکھ نہیں اُٹھا سکتی۔ اُن کے خیال میں وہ صرف دیکھنے میں دُکھ اُٹھا رہا تھا۔

یوحنا فرماتا ہے کہ ہرگز نہیں! خدا کے فرزند نے انسان بن کر ہماری جگہ دُکھ سہا تاکہ ہمیں نجات دے کر اپنی بادشاہی میں شامل کرے۔ لازم تھا کہ وہ پورے طور پر خدا بھی ہو اور انسان بھی۔ اگر وہ صرف خدا ہوتا تو وہ اپنی جان انسان کی جگہ نہ دے سکتا۔ اور اگر وہ صرف انسان ہوتا تو انسان کو اُس کی قربانی سے کوئی مطلب نہ ہوتا۔ یہ بات غلط ہے کہ وہ صرف خدا ہے۔ وہ پورے طور پر انسان بھی ہے۔ مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ موت تک دُکھ اُٹھا رہا تھا۔

میرے دوست، یہ بات سچے ایمان کا بنیادی ستون ہے۔ سچا شاگرد وہی ہوتا ہے جو یہ بات مانے۔ سچا شاگرد جانتا ہے کہ مَیں اپنی نجات خود حاصل نہیں کر سکتا۔ صرف خدا کا فرزند جو پورے طور پر خدا اور پورے طور پر انسان ہے مجھے یہ نجات دے کر نور میں لا سکتا ہے۔ میرا اِس میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

اِس بنیادی سوچ سے ہمارا ایمان دُنیا کی ہر دوسری سوچ سے فرق ہے۔ نجات ملنے کے لئے ہمیں پہلے ہتھیار ڈال کر ماننا پڑتا ہے کہ اے مسیح، تُو ہی سب کچھ ہے۔ مَیں اپنی ہی طاقت سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ تیرا ہی نور مجھے بدل سکتا ہے۔

◄ **اچھا، آپ یہ بات نہیں مانتے؟**

میرے عزیز، اپنے ارد گرد دیکھو۔ کیا ایک نظر ثابت نہیں کرتی کہ سب کے سب ٹیڑھے میڑھے ہیں؟ سب کے سب گناہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ یہ بات الگ کہ ہر ایک اپنے آپ کو ٹھیک ٹھاک اور اچھا انسان سمجھتا ہے چاہے وہ کتنا جھوٹ کیوں نہ بولے، کتنی بے ایمانی کیوں نہ کرے۔ جتنا کوئی خدا کی قسم کھائے اُتنا ہی وہ مشکوک نکلتا ہے۔ جتنا کوئی کر دکھائے کہ مَیں بڑا فرشتہ ہوں اُتنا ہی وہ ہوتے ہوتے شیطان ثابت ہوتا ہے۔

صرف اور صرف خدا ہماری حالت بدل سکتا ہے۔ صرف عیسیٰ مسیح کی سچائی، اُس کا نور، اُس کا ابدی پانی اور ابدی روٹی ہم میں تبدیلی لا سکتی ہے۔

► کیا وجہ ہے کہ صرف عیسیٰ مسیح ہم میں تبدیلی لا سکتا ہے؟

وجہ یہ ہے کہ ہماری اپنی کوششیں بکواس ہی ہیں۔ صرف وہ جو اچھا چرواہا ہے ہم میں پکّی تبدیلی لا سکتا ہے۔

کام مکمّل ہو گیا ہے

قریب مَے کے سرکے سے بھرا برتن پڑا تھا۔ اُنہوں نے ایک اسپنج سرکے میں ڈبو کر اُسے زوفے کی شاخ پر لگا دیا اور اُٹھا کر مسیح کے منہ تک پہنچایا۔ جو ابدی زندگی کا سرچشمہ ہے اُسے گھٹیا قسم کا سرکہ پلایا گیا۔ یہ سرکہ پینے کے بعد وہ بول اُٹھا، "کام مکمل ہو گیا ہے۔" اور سر جھکا کر اُس نے اپنی جان اللہ کے سپرد کر دی۔

► کونسا کام مکمل ہو گیا تھا؟

نجات کا کام مکمل ہو گیا تھا۔ عیسیٰ مسیح کو دُنیا میں بھیجا گیا تھا تاکہ وہ موت اور گناہ پر فتح پائے، انسان کو نور میں لائے۔ اُسے دُنیا میں بھیجا گیا تھا تاکہ وہی سزا اُٹھائے جو انسان کو اُٹھانی تھی۔ جو کام انسان کر نہیں پاتا وہ اُس نے کیا۔ جو اُس پر ایمان لاتا ہے اُس کے گناہ مٹائے جاتے ہیں، اور وہ خدا کو منظور ہو جاتا ہے۔ یوں

مسیح کی موت اُس کی انوکھی خدمت کا عروج تھی۔ ایسا کام دُنیا نہیں سمجھ سکتی۔ اُس کی نظر میں یہ ہستی فیل ہو گئی۔ صرف وہ جو ایمان لایا ہے اِس کام کی قدر کر سکتا ہے۔

- ◄ یہ بات کہنے کے بعد عیسیٰ مسیح نے کیا کِیا؟

اُس نے اپنی جان اپنے باپ کے سپرد کی۔

- ◄ اِس سے ہم کیا سیکھ سکتے ہیں؟

مرتے وقت ہم بھی جو اُس کے شاگرد ہیں اپنی جان اُس کے سپرد کر سکتے ہیں۔ تب ہم سیدھے اُس کی گود میں آ جائیں گے جو ہمارا اچھا چرواہا ہے۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے، کیونکہ اُس کی بھیڑیں موت کے پار بھی محفوظ رہتی ہیں۔

چھیدا ہوا پہلو

تیاری کا دن یعنی جمعہ تھا، اور اگلے دن عیدِ فسح کا آغاز تھا۔ اِس لئے یہودی نہیں چاہتے تھے کہ لاشیں اگلے دن تک صلیبوں پر لٹکی رہیں۔

اُنہوں نے پیلاطس سے گزارش کی کہ وہ اُن کی ٹانگیں تڑوا کر اُنہیں صلیبوں سے اُتارنے دے۔

◄ ٹانگیں تڑوانے سے کیا ہوتا تھا؟

ٹانگیں تڑوانے سے جسم کو پاؤں سے سہارا نہیں ملتا تھا اور دم جلد ہی گھُٹ جاتا تھا۔

فوجیوں نے دوسرے دو مجرموں کی ٹانگیں توڑ دیں، پہلے ایک کی پھر دوسرے کی۔ جب وہ عیسیٰ مسیح کے پاس آئے تو اُنہوں نے دیکھا کہ وہ فوت ہو چکا ہے۔ اِس لئے اُنہوں نے اُس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔ لیکن تسلّی پانے کے لئے کہ وہ سچ مچ مر گیا ہے ایک نے نیزے سے اُس کا پہلو چھید دیا۔ زخم سے فوراً خون اور پانی بہہ نکلا۔

◄ **خون اور پانی بہہ نکلنے کا کیا مطلب تھا؟**

اِس کا مطلب تھا کہ وہ سچ مچ مر چکا تھا۔ سائنس دان کہتے ہیں کہ جو انسان تھوڑی دیر پہلے مر گیا ہو اُس کے پہلو سے خون اور پانی نکل سکتا ہے۔ زندہ انسان سے صرف خون نکلتا ہے اور کچھ دیر سے مرے ہوئے انسان سے تھوڑا ہی نکلتا ہے۔

یوحنا کی پکّی گواہی

یوحنا رسول فرماتا ہے،

> جس نے یہ دیکھا ہے اُس نے گواہی دی ہے اور اُس کی گواہی سچی ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وہ حقیقت بیان کر رہا ہے اور اُس کی گواہی کا مقصد یہ ہے کہ آپ بھی ایمان لائیں۔ (یوحنا 35:19)

◄ یہ گواہ کون تھا؟

بے شک یہ گواہ یوحنا رسول تھا جو اپنے آقا کی صلیب کے قریب ہی کھڑا تھا۔

◄ وہ اِس پر اِتنا زور کیوں دیتا ہے کہ مَیں اِس موت کا گواہ ہوں؟

اِس کا ذکر ہو چکا ہے کہ کچھ غلط اُستاد انکار کرنے لگے تھے کہ خدا کا فرزند دُکھ اُٹھا سکتا ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ عیسیٰ مسیح نہیں مرا۔ اِسی لئے یوحنا اِس پر بھی زور دیتا ہے کہ مریم دوسری جانی پہچانی عورتوں سمیت صلیب کے بالکل قریب تھیں جب عیسیٰ

مسیح مر گیا۔ دوسری اناجیل اِس کے گواہ ہیں کہ اَور عورتیں بھی کچھ دُور کھڑی سارا معاملہ دیکھتی رہیں۔ ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بہت سے لوگ شہر کی موٹی موٹی چاردیواری پر کھڑے سب کچھ دیکھ رہے تھے، کیونکہ یہ چاردیواری نزدیک ہی تھی۔ اِس کا ذکر ہو چکا ہے کہ یہ لوگ صلیب کی تختی پر لکھی بات پڑھ سکتے تھے (یوحنا 20:19)۔

یوحنا کے بیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عیسیٰ مسیح کے لئے بچنا ناممکن ہی تھا۔ سارا انتظام رومی فوجیوں کے ہاتھ میں تھا، اور صلیب پر یوں کیلوں سے لٹکانے سے چانس ہی نہیں تھا کہ وہ بچ جائے۔ یوحنا فرماتا ہے کہ میری گواہی سچی ہے۔ مَیں جانتا ہوں کہ مَیں حقیقت بیان کر رہا ہوں۔

◄ سچائی کی یہ بات کس کی یاد دلاتی ہے؟

یہ عیسیٰ مسیح کی یاد دلاتی ہے جو سچائی کا بادشاہ ہے اور جس نے پیلاطس کے سامنے اِس سچائی، اِس ٹھوس وفاداری پر زور دیا تھا۔ سچے شاگرد کو اِس سے پہچانا جاتا ہے کہ وہ سچائی بولتا ہے۔

◄ یوحنا کی گواہی کا کیا مقصد ہے؟

مقصد یہ ہے کہ سننے اور پڑھنے والے ایمان لائیں۔ انجیل کا پورا مقصد یہی ہے کہ انسان خدا کے فرزند عیسیٰ مسیح پر ایمان لا کر نجات پائے۔

◄ یہ بات اِتنی اہم کیوں تھی کہ مسیح کے پہلو سے خون اور پانی بہہ نکلا؟

یوحنا اِس کا جواب دیتا ہے،

> یہ یوں ہوا تا کہ کلامِ مُقدّس کی یہ پیش گوئی پوری ہو جائے، "اُس کی ایک ہڈی بھی توڑی نہیں جائے گی۔" کلامِ مُقدّس میں یہ بھی لکھا ہے، "وہ اُس پر نظر ڈالیں گے جسے اُنہوں نے چھیدا ہے۔"
>
> (یوحنا 19:36-37)

یوحنا دو پیش گوئیاں بیان کرتا ہے جو پوری ہوئیں۔

◄ اِن دو پیش گوئیوں کا کیا مطلب ہے؟

پہلی بات،

مسیح نجات دینے والا لیلا ہے

پہلی پیش گوئی خروج کی کتاب میں لکھی ہے:

> یہ کھانا ایک ہی گھر کے اندر کھانا ہے۔ نہ گوشت گھر سے باہر لے جانا، نہ لیلے کی کسی ہڈی کو توڑنا۔
>
> (خروج 46:12)

◄ یہ کس قسم کا کھانا ہے؟

یہ وہ کھانا ہے جو اسرائیلیوں نے مصر سے نکلنے سے پہلے پہلے کھایا۔ جب مصر کے بادشاہ نے اُنہیں چھوڑنے سے انکار کیا تو خدا نے فرمایا کہ مَیں مصر کے ہر پہلوٹھے کو مار ڈالوں گا۔ لیکن میری قوم اِس سے بچ سکتی ہے۔ بچنے کا یہ طریقہ ہے: ہر گھرانہ ایک لیلا ذبح کرے۔ پھر زوفے کا گچھا لیلے کے خون میں ڈبو کر وہ یہ خون چوکھٹ پر لگا دے۔ جب ہلاک کرنے والا فرشتہ وہاں سے گزرے گا تو وہ یہ خون دیکھ کر ایسے گھر کے پہلوٹھوں کو چھوڑے گا۔

لیلے کو اُسی رات بھون کر کھانا ہے، لیکن اُس کی ہڈیوں کو مت توڑنا۔

بعد میں یہ کھانا ہر سال منایا جاتا تھا۔ عید کا نام فسح کی عید تھی۔ اِسی عید کے پہلے دن عیسیٰ مسیح مصلوب ہوا۔ جب وہ صلیب پر لٹکا ہوا تھا اُس وقت شہر میں عید کے لیلے ذبح کیئے جا رہے تھے۔

► **یہ بات کہ لیلے کی ہڈیاں توڑی نہیں جاتی تھیں کس طرح عیسیٰ مسیح میں پوری ہوئی؟**

عیسیٰ مسیح فسح کا حقیقی لیلا ہے۔ لیلے کی طرح اُس کی ہڈیاں توڑی نہ گئیں حالانکہ دوسروں کی ٹانگیں توڑی گئیں۔ ایک اَور بات بھی اِس طرف اشارہ کرتی ہے: زوفے کی شاخ پر اسپنج لگا کر اُسے سرکہ پلایا گیا۔ یہ زوفا اُس زوفے کے گچھے کی طرف اشارہ ہے جس سے گھر کے چوکھٹ پر خون لگایا جاتا تھا۔ غرض عیسیٰ مسیح وہ حقیقی لیلا ہے جس کا خون الٰہی عدالت سے چھڑاتا ہے۔ دوسری بات،

مسیح پاک کرنے والا چشمہ ہے

دوسری پیش گوئی زکریاہ نبی کی ہے۔ اُس میں خدا نے فرمایا،

> مَیں داؤد کے گھرانے اور یروشلم کے باشندوں پر مہربانی اور التماس کا روح اُنڈیلوں گا۔ تب وہ مجھ پر نظر ڈالیں گے جسے اُنہوں نے چھیدا ہے، اور وہ اُس کے لئے ایسا ماتم کریں گے جیسے اپنے اکلوتے بیٹے کے لئے۔
>
> (زکریاہ 10:12)

نبی وہ زمانہ بیان کر رہا ہے جب اسرائیل المسیح کو پہچان لے گا۔ تب وہ اُس کا ماتم کریں گے جسے اُنہوں نے چھیدا تھا۔ پھر نبی فرماتا ہے،

> اُس دن [...] چشمہ کھولا جائے گا جس کے ذریعے وہ اپنے گناہوں اور ناپاکی کو دُور کر سکیں گے۔ (زکریاہ 1:13)

مطلب ہے کہ اُس لیلے سے ایک چشمہ کھولا گیا جس کے ذریعے ہر ایمان لانے والے کے گناہوں اور ناپاکی کو دُور کیا جائے گا۔

غرض، جب خون اور پانی اُس کے پہلو سے بہہ نکلا تو اِس سے ایک گہری حقیقت ظاہر ہوئی: مسیح وہ لیلا ہے جس کا خون ہمیں الٰہی عدالت سے چھُڑاتا ہے۔ ساتھ ساتھ مسیح ابدی زندگی کا وہ چشمہ ہے جس کا پانی ہمارے گناہوں اور ناپاکی کو دور کرتا ہے۔

دفن

بعد میں ارمتیہ کے رہنے والے یوسف نے پیلاطس سے مسیح کی لاش اُتارنے کی اجازت مانگی۔ اجازت ملنے پر وہ آیا اور لاش کو اُتار لیا۔

◄ **ارمتیہ کا رہنے والا یوسف کون تھا؟**

دوسری اناجیل اِس کے گواہ ہیں کہ یہ یوسف یہودی عدالتِ عالیہ کا امیر اور عزت دار رُکن تھا۔ وہ مسیح کا شاگرد بھی تھا مگر خُفیہ طور پر، کیونکہ وہ یہودی راہنماؤں سے ڈرتا تھا۔ وہ مسیح کو سزائے موت دینے کے خلاف تھا۔ اب اُس نے لاش کو دفنا کر بڑی مردانگی دکھائی۔

◄ **نیکدیمس بھی ساتھ تھا۔ نیکدیمس کون تھا؟**

وہ ایک عزت دار عالِم تھا جو عیسیٰ مسیح سے رات کے وقت ملا تھا (یوحنا 3)۔ ایک موقعے پر جب یہودی راہنما مسیح کے خلاف باتیں کرنے لگے تو اُس نے اُس کا دفاع کیا تھا (یوحنا 7:50-52)۔ یہ دو جانے پہچانے آدمی بھی اِس کے پکّے گواہ تھے کہ عیسیٰ مسیح سچ مچ مر گیا تھا۔

نیکدیمس اپنے ساتھ مُر اور عود کی تقریباً 34 کلو گرام خوشبو لے کر آیا تھا۔ صرف امیر آدمی یہ خرید سکتا تھا۔ جنازے کی رسومات کے مطابق اُنہوں نے لاش پر خوشبو لگا کر اُسے پٹیوں سے لپیٹ دیا۔

► لیکن لاش کو کہاں دفن کرنا تھا؟

سبت یعنی ہفتے کا دن قریب تھا، کیونکہ یہودی حساب سے وہ جمعے کی شام سے شروع ہوتا تھا۔ اُس دن لاش کو کہیں اُٹھا کر لے جانا مشکل تھا۔ خوش قسمتی سے صلیبوں کے قریب ایک باغ تھا، اور باغ میں ایک نئی قبر تھی جو اب تک استعمال نہیں ہوئی تھی۔

► یہ قبر کیسی بنی تھی؟

یہ قبر چٹان میں تراشا ہوا غار یعنی گُپھا تھی جس کی ایک دیوار میں ایک قسم کی بڑی شیلف تراشی گئی تھی۔ اِسی شیلف پر لاش کو رکھا گیا۔

پھر بڑا پتھر غار کے منہ پر لُڑھکایا گیا۔ تو بھی یہودی راہنما مطمئن نہ تھے۔ اُس پر مُہر لگا کر اُنہوں نے قبر پر پہرے دار مقرر کیے۔ اُنہیں ڈر تھا کہ شاگرد لاش کو چھین لیں گے۔

کیا انجیل کی اِس جگہ پر یوحنا کو 'ختم شُد' نہیں لکھنا چاہیے تھا؟ عیسیٰ مسیح گزر گیا تھا، شاگرد ڈر کے مارے بکھر گئے تھے۔ جو لوگ پہلے اُس کی تعریف میں نعرے لگاتے وہ اب ہمت ہار کر اپنے اپنے گھر چلے گئے تھے۔

اِس سوال کا جواب اگلے باب میں ملے گا۔

انجیل، یوحنا 19:16b-42

چنانچہ وہ عیسیٰ کو لے کر چلے گئے۔ وہ اپنی صلیب اُٹھائے شہر سے نکلا اور اُس جگہ پہنچا جس کا نام کھوپڑی (اَرامی زبان میں گلگتا) تھا۔ وہاں اُنہوں نے اُسے صلیب پر چڑھا دیا۔ ساتھ ساتھ اُنہوں نے اُس کے بائیں اور دائیں ہاتھ دو اَور آدمیوں کو مصلوب کیا۔ پیلاطس نے ایک تختی بنوا کر اُسے عیسیٰ کی صلیب پر لگوا دیا۔ تختی پر لکھا تھا، 'عیسیٰ ناصری، یہودیوں کا بادشاہ۔' بہت سے یہودیوں نے یہ پڑھ لیا، کیونکہ مصلوبیت کا مقام شہر کے قریب تھا اور یہ جملہ اَرامی، لاطینی اور یونانی زبانوں میں لکھا تھا۔ یہ دیکھ کر یہودیوں کے راہنما اماموں نے اعتراض کیا، ''یہودیوں کا بادشاہ' نہ لکھیں بلکہ یہ کہ 'اِس آدمی نے یہودیوں کا بادشاہ ہونے کا دعویٰ کیا'۔"

پیلاطس نے جواب دیا، "جو کچھ مَیں نے لکھ دیا سو لکھ دیا۔"

عیسیٰ کو صلیب پر چڑھانے کے بعد فوجیوں نے اُس کے کپڑے لے کر چار حصوں میں بانٹ لئے، ہر فوجی کے لئے ایک حصہ۔ لیکن چوغہ بے جوڑ تھا۔ وہ اوپر سے لے کر نیچے تک بُنا ہوا ایک ہی ٹکڑے کا تھا۔ اِس لئے فوجیوں نے کہا، "آؤ، اِسے پھاڑ کر تقسیم نہ کریں بلکہ اِس پر قرعہ ڈالیں۔" یوں کلامِ مُقدّس کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی، "اُنہوں نے آپس میں میرے کپڑے بانٹ لئے اور میرے لباس پر قرعہ ڈالا۔" فوجیوں نے یہی کچھ کیا۔

کچھ خواتین بھی عیسیٰ کی صلیب کے قریب کھڑی تھیں: اُس کی ماں، اُس کی خالہ، کلوپاس کی بیوی مریم اور مریم مگدلینی۔ جب عیسیٰ نے اپنی ماں کو اُس شاگرد کے ساتھ کھڑے دیکھا جو اُسے پیارا تھا تو اُس نے کہا، "اے خاتون، دیکھیں آپ کا بیٹا یہ ہے۔"

اور اُس شاگرد سے اُس نے کہا، "دیکھ، تیری ماں یہ ہے۔" اُس وقت سے اُس شاگرد نے عیسیٰ کی ماں کو اپنے گھر رکھا۔

اِس کے بعد جب عیسیٰ نے جان لیا کہ میرا مشن تکمیل تک پہنچ چکا ہے تو اُس نے کہا، ”مجھے پیاس لگی ہے۔“ (اِس سے بھی کلامِ مُقدّس کی ایک پیش گوئی پوری ہوئی۔)

قریب مَے کے سرکے سے بھرا برتن پڑا تھا۔ اُنہوں نے ایک اسپنج سرکے میں ڈبو کر اُسے زوفے کی شاخ پر لگا دیا اور اُٹھا کر عیسیٰ کے منہ تک پہنچایا۔ یہ سرکہ پینے کے بعد عیسیٰ بول اُٹھا، ”کام مکمل ہو گیا ہے۔“ اور سر جھکا کر اُس نے اپنی جان اللہ کے سپرد کر دی۔

فسح کی تیاری کا دن تھا اور اگلے دن عید کا آغاز اور ایک خاص سبت تھا۔ اِس لئے یہودی نہیں چاہتے تھے کہ مصلوب ہوئی لاشیں اگلے دن تک صلیبوں پر لٹکی رہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے پیلاطس سے گزارش کی کہ وہ اُن کی ٹانگیں تڑوا کر اُنہیں صلیبوں سے اُتارنے دے۔ تب فوجیوں نے آ کر عیسیٰ کے ساتھ مصلوب کئے جانے والے آدمیوں کی ٹانگیں توڑ دیں، پہلے ایک کی پھر

دوسرے کی۔ جب وہ عیسیٰ کے پاس آئے تو اُنہوں نے دیکھا
کہ وہ فوت ہو چکا ہے، اِس لئے اُنہوں نے اُس کی ٹانگیں نہ
توڑیں۔ اِس کے بجائے ایک نے نیزے سے عیسیٰ کا پہلو چھید
دیا۔ زخم سے فوراً خون اور پانی بہہ نکلا۔ (جس نے یہ دیکھا ہے
اُس نے گواہی دی ہے اور اُس کی گواہی سچی ہے۔ وہ جانتا
ہے کہ وہ حقیقت بیان کر رہا ہے اور اُس کی گواہی کا مقصد یہ
ہے کہ آپ بھی ایمان لائیں۔) یہ یوں ہوا تاکہ کلامِ مُقدّس کی
یہ پیش گوئی پوری ہو جائے، "اُس کی ایک ہڈی بھی توڑی نہیں
جائے گی۔" کلامِ مُقدّس میں یہ بھی لکھا ہے، "وہ اُس پر نظر ڈالیں
گے جسے اُنہوں نے چھیدا ہے۔"

بعد میں ارمتیہ کے رہنے والے یوسف نے پیلاطس سے عیسیٰ کی
لاش اُتارنے کی اجازت مانگی۔ (یوسف عیسیٰ کا خفیہ شاگرد تھا،
کیونکہ وہ یہودیوں سے ڈرتا تھا۔) اِس کی اجازت ملنے پر وہ آیا اور
لاش کو اُتار لیا۔ نیکدیمس بھی ساتھ تھا، وہ آدمی جو گزرے دنوں

میں رات کے وقت عیسیٰ سے ملنے آیا تھا۔ نیکدیمس اپنے ساتھ مُر
اور عود کی تقریباً 34 کلو گرام خوشبو لے کر آیا تھا۔ یہودی جنازے کی
رسومات کے مطابق اُنہوں نے لاش پر خوشبو لگا کر اُسے پٹیوں
سے لپیٹ دیا۔ صلیبوں کے قریب ایک باغ تھا اور باغ میں
ایک نئی قبر تھی جو اب تک استعمال نہیں کی گئی تھی۔ اُس کے
قریب ہونے کے سبب سے اُنہوں نے عیسیٰ کو اُس میں رکھ
دیا، کیونکہ فسح کی تیاری کا دن تھا اور اگلے دن عید کا آغاز تھا۔